

گھنگرو والی کشمیری چوڑیاں پہننے کا شرعی حکم



دارالافتاء اہلسنت
Darul Ifta Ahle Sunnat

تاریخ: 14-03-2026

ریفرنس نمبر: Aqs 2925

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ آج کل مارکیٹ میں کشمیری چوڑیوں کے نام سے کچھ چوڑیاں آئی ہیں، جن میں چوڑیوں کے ساتھ گھنگرو بھی لگے ہوتے ہیں۔ شرعی رہنمائی فرمادیں کہ خواتین کے لیے یہ چوڑیاں پہننا شرعاً جائز ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الجواب بعون الملک الوہاب اللہم ہدایۃ الحق والصواب

خواتین کو جائز زینت اختیار کرنے کی قرآن و حدیث میں کئی مقامات پر اجازت دی گئی ہے اور جائز ہونے کے ساتھ جہاں اچھی نیت ہو وہاں عورت کو ثواب بھی ملے گا جیسے بیوی اپنے شوہر کے لئے زینت اختیار کرے۔ زینت کی بیسیوں اقسام ہیں، ان ہی میں چوڑیاں پہننا بھی داخل ہیں اور عمومی طور پر یہ جائز ہی ہوتی ہیں، البتہ اس طرح کے زیور اور زینت کے متعلق قرآن پاک میں چند احکام بہت واضح طور پر دیئے گئے ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ عورت اپنی زینت کسی بھی غیر مرد کے سامنے ظاہر نہ کرے، خواہ پہننے والا زیور ہو یا بجنے سے آواز دینے والا زیور، لہذا غیر محرم کے سامنے عورت کو ایسے زیورات پہننا جائز نہیں ہے، جن سے آواز پیدا ہو کر غیر محرم تک جائے۔ محارم اور شوہر کے سامنے ایسے آواز والے زیور کی اجازت ہے۔

سوال میں بیان کردہ کشمیری چوڑیاں کئی طرح کی ہوتی ہیں، بعض میں آواز پیدا ہوتی ہے اور بعض کی آواز پیدا نہیں ہوتی، جن کی تفصیل اور شرعی حکم درج ذیل ہے:

(1) بعض چوڑیوں میں فقط پلاسٹک کے موتی لگے ہوتے ہیں اور یہ موتی بچتے نہیں ہیں، اسی طرح کچھ میں دھات کے موتی ہیں، لیکن وہ بہت چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں، ان سے آواز پیدا نہیں ہوتی، یہ فقط خوبصورتی کے لیے ساتھ لگائے جاتے ہیں۔ ایسی چوڑیاں پہننا جائز ہے، ان میں حرج نہیں ہے۔

(2) بعض چوڑیوں میں لگے ہوئے موتی قدرے بڑے ہوتے ہیں، جو گھنگر کی طرح ہوتے ہیں اور ان کی آواز عام سنائی دیتی ہے، یا اگر چھوٹے بھی ہوں، لیکن ان کی آواز پیدا ہوتی ہو، تو پھر یہ بچنے والے زیور میں داخل ہوں گے اور جہاں ایسی چوڑیاں پہننے سے ان کی آواز غیر محرم تک جائے، وہاں یہ چوڑیاں پہننا جائز نہیں ہوگا، لہذا عوامی جگہ جہاں دیگر مرد بھی ہوں یا جو اینٹ فیملی سسٹم میں کہ دیور جیٹھ وغیرہ بھی موجود ہوتے ہیں، وہاں ایسی چوڑیاں پہننے سے لازمی احتیاط کرنی ہوگی، ہاں اگر فقط محرم یا شوہر کے سامنے پہنی جائیں، غیر محرم تک ان کی آواز نہ جائے، تو پھر حرج نہیں ہے۔

عورت کا بچنے والا زیور پہن کر غیر محرم کے سامنے ظاہر کرنا یا اس طرح استعمال کرنا کہ آواز ان تک پہنچے، یہ ناجائز ہے۔ اللہ عزوجل قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ زِينَتِهِنَّ﴾ ترجمہ: اور زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہوا سنگھار۔“

(پارہ 18، سورۃ النور آیت 31)

اس آیت کریمہ کے تحت صدر الافاضل علامہ نعیم الدین مرآبادی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ”یعنی عورتیں گھر کے اندر چلنے پھرنے میں بھی پاؤں اس قدر آہستہ رکھیں کہ ان کے زیور کی جھنکار نہ سنی جائے۔ اسی لئے چاہیے کہ عورتیں باجے دار جھانجھن نہ پہنیں حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس قوم کی دعا نہیں قبول فرماتا جن کی عورتیں جھانجھن پہنتی ہوں۔ اس سے سمجھنا چاہیے کہ جب زیور کی آواز عدم قبول دعا کا سبب ہے تو خاص عورت کی آواز اور اس کی بے پردگی کیسی موجب غضبِ الہی ہوگی، پردے کی طرف سے بے پردائی تباہی کا سبب ہے۔ (اللہ کی پناہ) (تفسیر احمدی وغیرہ)“

(تفسیر خزائن العرفان تحت هذه الآية)

ایسی عورت کے متعلق متعدد وعیدات ہیں۔ چنانچہ کنز العمال میں ہے: ”ان الله تعالى يبغض صوت الخلدخال كما يبغض الغناء ويعاقب صاحبه كما يعاقب الزامر ولا تلبس خلدخال ذات صوت الا ملعونة“ ترجمہ: اللہ عزوجل پازیب کی آواز کو ایسے ہی ناپسند فرماتا ہے، جیسے گانے کی آواز کو ناپسند فرماتا ہے اور اس کے پہننے والی کا حشر ویسا ہی کرے گا جیسا کہ مزامیر والوں کا ہو گا اور آواز والی پازیب تو صرف ملعونہ عورت پہنتی ہے۔“

(کنز العمال، جلد 16، صفحہ 393، مطبوعہ مؤسسة الرسالہ، بیروت)

تفسیرات احمدیہ میں ہے: ”قد قال عليه السلام: ان الله لا يستجيب دعاء قوم يلبسون الخلدخال نساءهم“ ترجمہ: حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس قوم کی دعا قبول نہیں فرماتا، جن کی عورتیں جھانجن پہنتی ہوں۔“ (تفسیرات احمدیہ، صفحہ 565، مطبوعہ کراچی)

گھنگرو کی ممانعت بھی اسی وجہ سے کی گئی کہ اس کی آواز غیر محرم تک جاتی ہے، چنانچہ اس کی وعید کے متعلق سنن ابی داؤد میں ہے: ”ان مولاة لهم ذهبت بابنة الزبير الى عمر بن الخطاب وفي رجلها اجراس، فقطعها عمر، ثم قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: ان مع كل جرس شيطانا“ ترجمہ: ایک لونڈی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس لائی، اس کے پاؤں میں گھنگرو تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں کاٹ دیا اور فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ہر گھنگرو کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔“

(سنن ابی داؤد، کتاب الخاتم، باب ما جاء في الجلاجل، جلد 2، صفحہ 229، مطبوعہ لاہور)

مسند احمد بن حنبل میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”الجرس مزار الشيطان“ ترجمہ: گھنگرو شیطان کا باج ہے۔“

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد 14، صفحہ 338، مطبوعہ مؤسسة الرسالہ)

عورت آواز والا زیور کب پہن سکتی ہے؟ اس کے متعلق فتاویٰ رضویہ میں ہے: ”بجنے والا زیور عورت کے لئے اس حالت میں جائز ہے کہ نامحرموں مثلاً خالہ ماموں چچا پھوپھی کے بیٹوں، جیڈے، دیور، بہنوئی کے سامنے نہ آتی ہو، نہ اس کے زیور کی جھنکار نامحرم تک پہنچے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے: ﴿وَلَا

يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ -- الآية ﴿ ترجمہ: ”عورتیں اپنا سنگار شوہر یا محرم کے سوا کسی پر ظاہر نہ کریں“ اور فرماتا ہے: ﴿ وَلَا يَضْرِبْنَ بَأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ زِينَتِهِنَّ ﴾ ترجمہ: عورتیں پاؤں دھک کر نہ رکھے کہ ان کا چھپا ہوا سنگار ظاہر ہو۔“

فائدہ: یہ آیہ کریمہ جس طرح نامحرم کو گھننے کی آواز پہنچانا منع فرماتی ہے، یوں ہی جب آواز نہ پہنچے، اس کا پہننا عورتوں کے لئے جائز بتاتی ہے، کہ دھک کر پاؤں رکھنے کو منع فرمایا، نہ کہ پہننے کو۔“
(فتاویٰ رضویہ، جلد 22، صفحہ 128، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

عورت کے لئے اجنبی کے سامنے اپنی زینت ظاہر کرنے کی ممانعت سے متعلق قرآن پاک میں ہے: ﴿ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ أَخَوَاتِهِنَّ -- الخ ﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور اپنا سنگھار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ یا شوہروں کے باپ یا اپنے بیٹے یا شوہروں کے بیٹے یا اپنے بھائی یا اپنے بھتیجے یا اپنے بھانجے۔۔ الخ۔“
(پارہ 18، سورۃ النور آیت 31)

سنن ابوداؤد میں ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دس خصلتیں ناپسند فرماتے تھے، ان میں سے ایک خصلت ”التبرج بالزینۃ لغير محلها“ یعنی اپنی زینت غیر محل پر ظاہر کرنا بھی ہے۔
(سنن ابوداؤد، کتاب الخاتم، جلد 4، صفحہ 89، مطبوعہ بیروت)

اس کے تحت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”یعنی عورت کا اپنی زینت نامحرم مردوں پر ظاہر کرنا حرام ہے۔“ (مرآۃ المناجیح، جلد 6، صفحہ 134، نعیمی کتب خانہ، گجرات)
فتاویٰ فقیہ ملت میں ہے: ”کانچ (یعنی شیشہ) اور پلاسٹک کی چوڑیاں پہننا اور پہن کر نماز پڑھنا صحیح و درست ہے۔“
(فتاویٰ فقیہ ملت، جلد 1، صفحہ 177، مطبوعہ شبیر برادرز، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم



کتب

مفتی محمد قاسم عطاری

24 رمضان المبارک 1447ھ / 14 مارچ 2026ء

4